قصیدہ

درمدح امام مسموم سید مظلوم امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

علامہ سید کلب احمد ماتیؔ جائسی

لیجئے اُمید نے پھر آج پھیلایا ہے جال
پھر تمنا نے بھلا دی تلخی زہرِ ملال

اب یہ میری سادہ لوحی ہو کہ جادوے اُمید
رنج ناکامی کا آتا ہی نہیں دل میں خیال

اَبر نے امید کے برسا دیا آبِ حیات
ہوگئی سوکھی ہوئی کھیتی تمنّا کی نہال

آرزو کے پیکر بے جاں میں آئی تازہ روح
یہ کرشمہ تیرا اے اُمید یہ سحرِ حلال

سچ تو ہے جانِ تمنا کیوں نہ ہو تیرا لقب
آرزو کی زندگی ہے تیری ہستی کا مآل

تجھ سے اہلِ مدعا کے دل میں ہے تحریک سعی
تو جو حامی ہو تو پسپا ہے تامل کی مجال

تو لگا دیتی ہے ان کو بھی رہِ تدبیر پر
جن کی زنجیر قدم رہتا ہے قسمت کا سوال

تجھ سے اے امید، بازار تمنا گرم ہے
کار فرمائی سے تیری زینتِ بزم خیال

تیرے دم سے ہیں غریبوں کے دلوں میں حوصلے
تو ہے جو سعی مسافر میں نہ آنے دے زوال

تجھ سے مستحکم ہے تعمیر تمنا کی بنا
منحصر تجھ پر ہے سوزِ آرزو کا اِشتعال

راز یہ ہے وعظ واعظ کا کہ تیری وجہ سے
اس نے دیکھا خوابِ جنت، میں نے سن لی قیل وقال

طاعتِ زاہد میں بھی تو ہی کرشمہ ساز ہے
اس مصلّے پر بچھا ہے حور کی زلفوں کا جال

دیدنی ہوجائے ہنگامہ جنونِ شوق کا
پیش کردے تو اگر اِک صورتِ حسنِ مآل

نجد میں تیرے سہارے قیس تھا صحرا نورد
تو سراب آسا تھی اور مجنوں تھا پیاسے کی مثال

بے ستوں کاٹا ہے برسوں بے نوا فرہاد نے
تیری ہی طاقت سے اے بے کس کی امیدِ وصال

مصر شاہد ہے ترا دامن پکڑ کر اے اُمید
ہجر یوسف میں زلیخا نے گزارے ماہ و سال

انبیا کی تو معاون تھی رہ تبلیغ میں
تو ہی فرمانِ ہدایت کے لئے تھی امتثال

نجم بن کر تو ہی اُتری تھی علیؑ کے بام پر
فاطمہؑ کو جب کہ تھا تسبیح رب میں اشتغال

تو نے رکھا خانوادے کو نبیؐ کے منتظر
اس مسرت کا جو تھی دنیا میں آپ اپنی مثال

وہ مسرت جو مدینے میں ہویدا ہوگئی
صورت فرزند حیدرؑ میں بہ فضل ذوالجلال

مغرب بطنِ جنابِ سیدہ میں تھا نہاں
عید مخلوقاتِ ارضی و سماوی کا ہلال

اب ہوا ماہِ مبارک کے وسط میں ضو فشاں
وہ مہِ نو اے زہے حُسنِ حسنؑ شانِ جمال

مطلع

درمیانِ ماہِ طلعت ہے کہوں کیسے ہلال
اے نبیؐ کے چاند، شَھرُاللّٰہ کے بدرِ کمال

اوّلیں فرزند پیغمبرؐ امامِ دوّمیں
پنجتنؑ کی فردِ چارم، شش جہت میں بے مثال

لے جزا میں عید کے دن حُلّۂ سبزِ جناں
تو نے عزت دی ہے ماہِ صوم کو زہراؑ کے لال

آج تک دنیا میں ہے خلقِ حسنؑ ضرب المثل
سکہ زن ملکِ الٰہی میں ہے یوں تیرا کمال

عمر بھر قربانیاں فرما کے حفظ دیں کیا
مزرعِ اسلام تیری آبیاری سے نہال

باوجود اس کے کہ تھی قدرت بھی استحقاق بھی
مثلِ حیدرؑ صبر کی تو نے بھی قائم کی مثال

تیری مدحِ پاک میں اے شاہ زادے سبز پوش
اِنس و جن کیا ہیں فرشتوں کی زبانیں بھی ہیں لال

خدمتِ گہوارہ جنبانی کو حاضر جبرئیل
ناز برداری کو مرسلؐ بلکہ ذات ذوالجلال

خلدوالے سب حسیں ہیں جن میں اک یوسفؑ بھی ہیں
سید اہل جناں کیا ہوگا پھر تیرا جمال

اِک نگاہِ لطف کا مائل بھی ہے امیدوار
تو اگر چاہے تمنّاؤں کی کھیتی ہو نہال

قطعات

علامہ ڈاکٹر سید مجتبیٰ حسن موسوی کاموںپوری

سبط اکبرؑ کی زیارت کوئی کیا کر سکتا
آنکھ چہرے پہ ٹھہرتی نہ تھی پارے کی طرح
روئے روشن کے قریب آ نہ سکا خطِ نگاہ
جل گیا تار نظر ٹوٹ کے تارے کی طرح

حجاب برق میں جو مسکرائے جاتے ہیں
وہ شمع مطلب موسیٰ بجھائے جاتے ہیں
مگر حسن میں وہ نور جمال ہے جس سے
چراغ بزم رسالت جلائے جاتے ہیں